احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کیلئے

بدھ 22- ستمبر 1999ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ الفضل ربوہ

ایڈیٹر: عبدالسمیع خان

CPL 61

213029

بدھ 22- ستمبر 1999ء - 11 جمادی الثانی 1420 ہجری - 22- تبوک 1378 ہش جلد 49-84 نمبر 214

دعا کی عظمت

حضرت ابوہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا

اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں کوئی چیز دعا سے زیادہ معزز اور باعث تکریم نہیں ہے۔

(جامع ترمذی کتاب الدعوات باب فی فضل الدعاء)

ارشادات عالیہ حضرت بانی سلسلہ احمدیہ

دعا بڑی عجیب چیز ہے مگر افسوس یہ ہے کہ نہ دعا کرانے والے آداب دعا سے واقف ہیں اور نہ اس زمانہ میں دعا کرنے والے ان طریقوں سے واقف ہیں جو قبولیت دعا کے ہوتے ہیں۔ بلکہ اصل تو یہ ہے کہ دعا کی حقیقت ہی سے بالکل اجنبیت ہو گئی ہے۔ بعض ایسے ہیں جو سرے سے دعا کے منکر ہیں اور جو دعا کے منکر تو نہیں مگر ان کی حالت ایسی ہو گئی ہے کہ چونکہ ان کی دعائیں بوجہ آداب دعا سے ناواقفیت کے قبول نہیں ہوتی ہیں۔ کیونکہ دعا اپنے اصلی معنوں میں دعا ہوتی ہی نہیں۔ اس لئے وہ منکرین دعا سے بھی گری ہوئی حالت میں ہیں۔ ان کی عملی حالت نے دوسروں کو دہریت کے قریب پہنچا دیا ہے۔ دعا کے لئے سب سے اول اس امر کی ضرورت ہے کہ دعا کرنے والا کبھی تھک کر مایوس نہ ہو جاوے۔ اور اللہ تعالیٰ پر یہ سوء ظن نہ کر بیٹھے کہ اب کچھ بھی نہیں ہوگا۔ بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ اس قدر دعا کی گئی کہ جب مقصد کا شگوفہ سرسبز ہونے کے قریب ہوتا ہے۔ دعا کرنے والے تھک گئے ہیں۔ جس کا نتیجہ ناکامی اور نامرادی ہو گیا ہے۔ اور اس نامرادی نے یہاں تک برا اثر پہنچایا کہ دعا کی تاثیرات کا انکار شروع ہوا۔ اور رفتہ رفتہ اس درجہ تک نوبت پہنچ جاتی ہے کہ پھر خدا کا بھی انکار کر بیٹھتے ہیں۔ اور کہہ دیتے ہیں کہ اگر خدا ہوتا اور وہ دعاؤں کو قبول کرنے والا ہوتا تو اس قدر عرصہ دراز تک جو دعائیں کی گئی کیوں کر قبول نہ ہوئیں؟ مگر ایسا خیال کرنے والا اور ٹھوکر کھانے والا انسان اگر اپنے عدم استقلال اور تلوّن کو سوچے تو اسے معلوم ہو جائے کہ ساری نامرادیاں اس کی اپنی ہی جلد بازی اور شتاب کاری کا نتیجہ ہیں۔ (ملفوظات جلد دوم صفحہ 692)

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں

تازہ اطلاع

ربوہ 21- ستمبر - سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے بارے میں محترم امیر صاحب مقامی وناظر اعلیٰ صدر انجمن احمدیہ کی خدمت میں موصول ہونے والی اطلاع کے مطابق۔

حضور انور ایدہ اللہ روبصحت ہیں - ڈاکٹروں کی رپورٹ کے مطابق صحت کی بحالی کی رفتار تسلی بخش ہے - الحمد للہ -

احباب کرام پوری توجہ اور التزام کے ساتھ پیارے آقا کی صحت یابی کیلئے دعائیں جاری رکھیں - مولا کریم اپنی رحمت سے حضور انور ایدہ اللہ کو جلد اور کامل شفایابی عطا کرے اور آپ کے جملہ دینی منصوبوں کو کامیاب اور فائز المرام کرے - آمین -

حمد کا دروازہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں

حمد کا دروازہ وہ دروازہ ہے جس سے داخل ہو کر سورہ فاتحہ کے باقی مضامین سمجھ آتے ہیں اور ان میں رس بھرتا ہے تو پہلی نصیحت یہ ہے کہ سورہ فاتحہ جب پڑھتے ہیں تو لفظ الحمد پر ٹھہر کر غور تو کیا کریں کہ کیا کہہ رہے ہیں۔ سب تعریف، ہر قسم کی تعریف، مکمل تعریف خدا ہی کے لئے ہے۔ ایسا شخص جس کو نماز میں مزا نہیں آتا اس کے قبلے جدا ہوتے ہیں۔ اس کی لذت یابی کی راہیں الگ ہوتی ہیں۔ اس کے سامنے کوئی دوست ہوتا ہے۔ کوئی مطلوبہ چیز ہوتی ہے۔ کوئی اور ایسی طلب ہوتی ہے جس کے ساتھ اس نے اپنی حمد کو وابستہ کیا ہوتا ہے۔

پس لذت تو وہاں آتی ہے جہاں لذت کا قبلہ ہو۔ اگر قبلہ اور طرف ہو اور آپ کا منہ اور طرف ہو تو آپ کو بے چینی پیدا ہوگی، لذت نہیں آئے گی۔ پس لفظ حمد پر غور کرنا بہت ضروری ہے اور اس کا ایک آسان طریق یہ ہے کہ اپنی ذات کا تجزیہ کیا جائے اور انصاف کے ساتھ اور تقویٰ کے ساتھ انسان پہلے یہ تو معلوم کرے کہ مجھے کون کون سی چیزیں اچھی لگتی ہیں۔ کون کون سی چیزیں ایسی ہیں جن سے مجھے پیار ہے۔ ان چیزوں کو اگر نماز کے ساتھ باندھ دیا جائے تو نماز بھی پیاری لگنے لگے گی۔ اس مضمون پر غور کرتے ہوئے حقیقت میں انسان کو بڑی وسیع نظر سے اپنی ساری زندگی اور اس کے مقاصد کا جائزہ لینا پڑے گا اور وسیع نظر سے ہی نہیں، بلکہ گہری نظر سے بھی۔ اور جب انسان اپنے حمد کے مقامات کا تعین کر لے کہ میرے نزدیک یہ چیز باعث حمد ہے یہ چیز قابل حمد ہے۔ یہ چیز تعریف کے لائق ہے تو اس وقت الحمد للہ کا ایک اور مضمون اس کے سامنے ابھرے گا۔ وہ جب غور کرے گا تو جو چیز بھی اس کو اچھی لگتی ہے اس کو اچھا بنانے میں خدا کی تقدیر نے کام کیا ہے۔ اور خدا چاہے تو اسے اچھا رکھے گا۔ جب چاہے گا وہ اچھی نہیں رہے گی۔

(ذوق عبادت ص 4)

سجدہ کناں ہوں در پہ ترے اے مرے خدا
اٹھوں گا جب اٹھائے گی یاں سے قضا مجھے
ڈوبا ہوں بحر عشق الٰہی میں شاد میں
کیا دے گا خاک فائدہ آب بقا مجھے

(کلام محمود)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

روزنامہ
الفضل ربوہ
ایڈیٹر۔عبدالسمیع خان

پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد
مطبع : ضیاء الاسلام پریس ربوہ
مقام اشاعت : دارالنصر غربی ربوہ

قیمت
2 روپے 50 پیسے

احمدیہ ٹیلی ویژن کے پروگرام

پاکستانی وقت کے مطابق

جمعہ 24- ستمبر 1999ء

12-35 a.m. تقریر-از آفتاب احمد خان صاحب-خلافت راشدہ کے پہلے دس سال
1-05 a.m. کوئز-تاریخ احمدیت
1-50 a.m. ہومیوپیتھی کلاس
3-00 a.m. عربی سیکھئے
3-15 a.m. اردو ادب کا احمدیہ دبستان
4-05 a.m. تلاوت-درس الحدیث-خبریں
4-40 a.m. چلڈرنز کارنر-ترتیل القرآن کلاس
5-05 a.m. لقاء مع العرب
6-05 a.m. تبرکات تقریر حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب جلسہ سالانہ 1961ء
7-05 a.m. اردو کلاس
8-10 a.m. عربی زبان سیکھئے
8-25 a.m. اردو ادب کا احمدیہ دبستان
8-40 a.m. ہومیوپیتھی کلاس
10-05 a.m. تلاوت-درس الحدیث-خبریں
10-45 a.m. چلڈرنز کارنر-ترتیل القرآن کلاس
11-10 a.m. کوئز-تاریخ احمدیت
11-50 a.m. سرائیکی پروگرام-ترجمۃ القرآن کلاس 98-5-25
12-50 p.m. لقاء مع العرب
1-45 p.m. اردو کلاس
3-00 p.m. انڈونیشین سروس
3-30 p.m. بنگالی سروس
4-05 p.m. تلاوت-درس ملفوظات-خبریں
4-50 p.m. درود شریف
5-00 p.m. خطبہ جمعہ
6-00 p.m. ڈاکومنٹری Hobbies
6-30 p.m. فرانسیسی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات 97-12-29
7-35 p.m. خطبہ جمعہ
8-35 p.m. چلڈرنز کارنر کلاس-احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا
9-05 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت-درس الحدیث
10-25 p.m. اردو کلاس
11-40 p.m. لقاء مع العرب

ہفتہ 25- ستمبر 1999ء

12-45 a.m. احمدیہ ٹیلی ویژن بیلجیئم
1-20 a.m. طبی معاملات-مضمون آنکھوں کی بیماریاں-مہمان ڈاکٹر نصیر احمد منصور
1-50 a.m. خطبہ جمعہ
2-50 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات
4-05 a.m. تلاوت-درس الحدیث-خبریں
4-35 a.m. چلڈرنز کارنر-کلاس نمبر 41-احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا
5-00 a.m. لقاء مع العرب
6-10 a.m. ہفتہ وار جائزہ
7-20 a.m. اردو کلاس
8-25 a.m. کمپیوٹر سب کے لئے
9-00 a.m. فرانسیسی بولنے والے احباب سے ملاقات
10-05 a.m. تلاوت-ہفتہ وار جائزہ-درس الحدیث-خبریں
11-00 a.m. چلڈرنز کارنر-از احمدیہ ٹیلی ویژن کینیڈا
11-30 a.m. ماریشس پروگرام
12-15 p.m. طبی معاملات-مضمون آنکھوں کی بیماریاں
12-50 p.m. لقاء مع العرب
1-55 p.m. اردو کلاس
3-00 p.m. انڈونیشین سروس
4-05 p.m. تلاوت-خبریں-ہفتہ وار جائزہ
4-50 p.m. ڈینش زبان سیکھئے
5-25 p.m. کمپیوٹر سب کے لئے
5-55 p.m. بنگالی سروس
6-55 p.m. چلڈرنز کلاس 98-3-10
7-55 p.m. کوئز-خطبات امام از 1998ء
8-45 p.m. حکایات شیریں
9-00 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت-ہفتہ وار جائزہ
10-25 p.m. اردو کلاس
11-45 p.m. لقاء مع العرب 97-4-17

اتوار 26- ستمبر 1999ء

1-00 a.m. التفسیر الکبیر
1-30 a.m. چلڈرنز کلاس
2-30 a.m. مجلس سوال و جواب 99-8-15
3-25 a.m. ڈاکومنٹری-دست کاری کی نمائش منعقدہ ملتان آرٹ کونسل-پاکستان
4-05 a.m. تلاوت-خبریں-ہفتہ وار جائزہ
4-50 a.m. کوئز-خطبات امام
5-15 a.m. لقاء مع العرب
6-15 a.m. کینیڈین ہورائزن
7-15 a.m. اردو کلاس
8-20 a.m. ڈینش زبان سیکھئے
8-50 a.m. چلڈرنز کلاس 98-3-14
10-05 a.m. تلاوت-سیرت النبی ﷺ خبریں
10-50 a.m. ہفتہ وار جائزہ
11-00 a.m. کوئز-خطبات امام
11-25 a.m. مجلس سوال و جواب-از لندن 99-8-15
12-20 p.m. ڈاکومنٹری-دست کاری نمائش
12-50 p.m. لقاء مع العرب
1-55 p.m. اردو کلاس
3-00 p.m. انڈونیشین سروس
4-05 p.m. تلاوت-خبریں
4-40 p.m. چینی زبان سیکھئے
5-10 p.m. خطبہ جمعہ
6-10 p.m. بنگالی سروس
7-25 p.m. انگریزی بولنے والے احباب کے ساتھ ملاقات 96-4-14
8-30 p.m. چلڈرنز کلاس-95-6-17
9-00 p.m. جرمن سروس
10-05 p.m. تلاوت-سیرت النبی صلی اللہ علیہ وسلم
10-25 p.m. اردو کلاس
11-35 p.m. ہفتہ وار جائزہ
11-45 p.m. لقاء مع العرب 97-4-27

انتظارِ یار

آنے والوں کو یہاں گلبار کرنا چاہئے
زینہ زینہ عاشقِ دلدار کرنا چاہئے

دل فراقِ یار میں بیدار کرنا چاہئے
روز راہِ یار میں ہی زار کرنا چاہئے

عشق صبح و شام کرنا چاہئے ہے آپ سے
آپ ہی کو ہم نشیں اے یار کرنا چاہئے

دل میں رہئے جان بن کے آیئے جی آیئے
آپ سے ہی ہر کسی کو پیار کرنا چاہئے

آپ کی ہر بات پہ پلکیں بچھاتے جایئے
اس جان کو قربانِ راہِ یار کرنا چاہئے

اس زمیں کو انتظارِ یار میں پھر آج کل
اک نئے انداز میں گلزار کرنا چاہئے

آپ کی آغوش میں اثمار لا کے ڈالئے
اس خوشی میں دل کو فرشِ یار کرنا چاہئے

آنے والوں کو خدا کے پیار کے ہی واسطے
ہر کسی کو صاحبِ کردار کرنا چاہئے

ان گناہوں کے تلاطم خیز دریاؤں کو آج
کشتیٔ نوحِ زماں میں پار کرنا چاہئے

آپ ہی کے دم سے زندہ آپ کے دیوانے لوگ
کیا انہیں یوں چھوڑ کے دل زار کرنا چاہئے

سید محمود احمد شاہ

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حضرت مصلح موعود کی مجلس سوال و جواب

قضا کا نظام

فرمودہ 25-اپریل 47ء

فرمایا- اللہ تعالیٰ نے انسان کو اس طرح پیدا کیا ہے- کہ اس کے اندر قبض اور بسط کی طاقت رکھ دی ہے- اور یہی طاقت ہے جو انسانی اعمال' افکار' خیالات اور رجحانات میں ایک قسم کا تنوع پیدا کر دیتی ہے- اور اتنا تنوع پیدا کر دیتی ہے- کہ دنیا میں کوئی بھی دو آدمی ایک قسم کے نہیں مل سکتے- اگر دو آدمی خواہ وہ سگے بھائی ہی ہوں- یا ایک ہی کلاس کے طالب علم ہوں- بیٹھ کر یہ غور کریں- کہ ان میں کیا کیا اختلاف پایا جاتا ہے- تو انہیں معلوم ہو گا کہ کھانے پینے کی چیزوں میں ایک کسی چیز کو پسند کرتا ہے- دوسرا کسی کو- لباس میں ایک کو اور طرح کا پسند ہے اور دوسرے کو کسی اور طرح کا- تعلیم میں ایک کا رجحان کسی طرف ہے- دوسرے کا کسی اور طرف الغرض جوں جوں تفصیلات میں جائیں گے- یہ اختلاف اور بڑھتا جائے گا- شاعروں میں اختلاف ادیبوں میں اختلاف- مضامین میں اختلاف- پھر ان اختلافات کو ذرا اور وسیع نظر سے دیکھیں- تو یہ اور بڑھتے جائیں گے پھر مذاہب میں اختلاف- ان کی تفصیلات میں اختلاف- انبیاء میں اختلاف- حتیٰ کہ خدا کے تصورات اور وجود میں بھی اختلاف نظر آتا ہے-

دراصل یہ نتیجہ ہے اس طبعی بات کا کہ انسان کی طبیعت میں خدا تعالیٰ نے اختلاف کا مادہ رکھا ہے- اور یہی وجہ ہے- کہ بسا اوقات انسان بے ہودہ سے بے ہودہ بات بھی کہنے سے نہیں چوکتا- اور انتہائی بعید از عقل بات کو بھی تسلیم کرلیتا ہے- اور یہ اختلافات اس قدر بڑھ گئے ہیں- کہ کوئی حد ہی نہیں رہی- وجہ یہ ہے کہ انسان حقائق کی نسبت اپنے خیالات کی رو میں بہ جانے کو زیادہ پسند کرتا ہے- اگر وہ سمجھ لے- کہ میں انسان ہوں- اور غلطی کر سکتا ہوں- تو ممکن ہے- وہ اختلاف کسی وقت مٹ جائے- لیکن انسان اپنی انانیت میں اس طرف دھیان دینے کی ضرورت نہیں سمجھتا-

اس وقت میں جماعت کو لین دین کے اختلاف کی طرف توجہ دلانا چاہتا ہوں- بعض دفعہ حافظہ کی کمزوری کی وجہ سے غلطی ہو جاتی ہے- اور یہ کمزوری ہر انسان کے ساتھ لگی ہوئی ہے- لین دین کے معاملہ میں بھی چوک ہو سکتی ہے- لیکن بجائے اس کے آدمی صلح صفائی سے معاملہ کو سلجھائے- وہ اس نقطہ نگاہ سے اسے دیکھتا ہے کہ جو میرا حق ہے- وہ مجھے بہرحال ملنا چاہئے- اگر کوئی قاضی یا ثالث میرے خلاف فیصلہ کرے گا- تو دوسرے فریق کی رعایت کی وجہ سے ہی ایسا کرے گا- ورنہ میرا حق صاف ظاہر ہے-

وہ یہ سمجھتا ہی نہیں کہ قاضی بھی غلطی کر سکتا ہے- اور پھر اگر سچا آدمی اس غلطی میں مبتلا ہو جائے- پھر تو بڑی مصیبت ہوتی ہے- اور وہ اپنا حق لینے پر ہی مصر ہوتا ہے- البتہ جھوٹا آدمی تو سمجھتا ہے- کہ چلو اگر اس دفعہ میرا داؤ نہیں چلا- تو پھر کبھی سہی- میں نے بھی کونسے دیئے ہوئے تھے- لیکن سچا آدمی سمجھتا ہے- کہ میں نے دیا ہوا ہے- اس لئے وہ اختلاف کو اس قدر اہمیت دیتا ہے- کہ تمام جائز و ناجائز حدود سے تجاوز کر جاتا ہے-

چونکہ طبائع میں اختلافات تو پائے جاتے ہیں- اور اس قسم کے جھگڑے اٹھتے ہی رہتے ہیں- اس لئے ہم نے قضا کا محکمہ قائم کیا ہے- مگر سب سے بڑا نقص یہ ہے- کہ لوگ یہ باور کرنے کے لئے کبھی تیار ہی نہیں ہوتے- کہ قاضی بھی غلطی کر سکتا ہے- حالانکہ رسول کریم ﷺ خود فرماتے ہیں- کہ ہو سکتا ہے- میں فیصلہ میں غلطی کر جاؤں لیکن تم اپنے لئے جہنم نہ خریدو- تو اور کون رسول کریم ﷺ سے بڑا ہے- جو غلطی نہ کرے- مگر میں نے دیکھا ہے- کہ لوگ اختلافات کے پیچھے اتنا پڑتے ہیں- اور اپنے مقدمات کو اتنا لمبا کرتے ہیں- کہ مذموم حد تک پہنچا دیتے ہیں-

اول تو میں نے قاضیوں کو دیکھا ہے کہ وہ انگریزی عدالتوں کی نقل میں ایسی لغو تفصیلات دریافت کرتے ہیں- جو ہماری شریعت میں روا نہیں- کسی سے یہ پوچھنا کہ وقوعہ کے وقت وہ کہاں تھا منہ کس طرف تھا- دائیں بائیں کون تھا- کپڑے کیسے پہنے ہوئے تھے- سب لغویات ہیں- اور یہ ایسی باتیں ہیں- کہ خواہ مخواہ سچے آدمی کو جھوٹا بنا دیتی ہیں- اگر اس مجلس میں ہی پوچھا جائے- تو اکثر لوگ ایسی باتوں کا صحیح جواب نہ دے سکیں گے- ہمارے قاضیوں کو سیدھی سادی اور صاف صاف باتیں پوچھنی چاہئیں- ایسی تاویلات میں پڑ کر وقت ضائع کرنے کی ضرورت نہیں-

دوسرے گواہیاں ہیں- مجھے افسوس سے کہنا پڑتا ہے- کہ اس معاملہ میں ہم ابھی اس معیار تک نہیں پہنچے- جو صحیح دینی معیار ہے- میں نے دیکھا ہے- اکثر لوگ پیچ اور فریب سے کام لینے کی کوشش کرتے ہیں-

تیسری چیز فیصلہ ہے- میں نے اکثر دیکھا ہے- اس پر لوگ مطمئن نہیں ہوتے- ایک فریق تو کسی حد تک مطمئن ہو جاتا ہے- لیکن دوسرا فریق نہیں ہوتا-

ایک دفعہ ایک عورت میرے پاس آئی اور کہنے لگی- کہ حضور ہمارا مقدمہ اتنی دیر سے معلق ہے- اس کا فیصلہ ہوتا ہی نہیں- چنانچہ اس کے اصرار پر میں نے مسل منگا کر دیکھی- تو اس میں فیصلہ درج تھا- میں نے اسے بتایا کہ فیصلہ تو ہو چکا ہے- تو وہ کہنے لگی- یہ بھی کوئی فیصلہ ہے- یہ تو ہمارے خلاف ہے- گویا اس کے نزدیک جو خلاف ہو- فیصلہ ہی نہیں ہوتا- اکثر لوگوں کا رجحان اسی طرف ہوتا ہے- وہ یہی سمجھتے ہیں- کہ فیصلہ وہی ہوتا ہے جو حق میں ہو-

میں جماعت کو نصیحت کرتا ہوں- کہ قضا ایک ایسی چیز ہے جو محض قیاس پر مبنی ہے- اور قاضی کے پاس کوئی قطعی دلیل نہیں ہوتی- جس طرح بھی ہو- مان لینا چاہئے- خواہ مخواہ طول دینا مناسب نہیں اگر خدا پر ایمان ہو- تو یہ یقین رکھنا چاہئے- کہ اگر ہمارا حق یہاں تو مارا گیا- تو اگلے جہاں میں ہمیں مل جائے گا-

مومن کا کام ہے- کہ ایک دفعہ جب جدوجہد کرلی- تو پھر معاملہ خدا پر چھوڑ دے- وہ کسی نہ کسی طرح اسے اس کا حق دیدے گا- لیکن اگر خلاف فیصلہ بھی ہو جائے- تو اس سزا کو خوش دلی سے برداشت کرنا چاہئے- حضرت مسیح موعود فرمایا کرتے تھے- کہ انسان پر دو ابتلائیں آتی ہیں- ایک خدا کی طرف سے اور دوسری وہ جو خود وارد کرتا ہے- خدا کا ابتلا بہت سخت ہوتا ہے- لیکن انسان جو خود وارد کرتا ہے- ہلکا ہوتا ہے- کیونکہ غیر کی چوٹ سے اپنی چوٹ ہلکی ہوتی ہے- اس لئے چاہئے کہ انسان خود ہی اپنی اصلاح کی کوشش کرے-

دراصل اگر دل میں محبت ہو- تو پھر سزا میں بھی راحت محسوس ہوتی ہے- اگر نظام کو بھی لوگ قیمتی چیز سمجھیں- اور اس سے محبت کریں- تو اس کی خاطر جو تکلیف انہیں پہنچے- اسے وہ بخوشی قبول کر سکتے ہیں-

(الفضل 28-اپریل 47ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

شریعت میں جرائم کی 3 قسمیں

فرمودہ 14-اپریل 47ء

ایک دوست نے عرض کیا کہ میں ان دنوں سلسلہ کی طرف سے زیر تعزیر ہوں- حضور مجھے معافی عطا فرمائیں- اس پر حضور نے فرمایا- تعزیر کا تعلق امور عامہ کے محکمہ سے ہوتا ہے- آپ اس کے دفتر سے پتہ کریں- مجھے تو علم نہیں کہ آپ کو کس سلسلے میں سزا دی گئی ہے- اگر آپ نے کوئی جرم کیا ہے- تو شریعت کے منشاء کے مطابق آپ اس کا ازالہ کر دیں- آپ کو معاف کر دیا جائے گا- اسی سلسلے میں حضور نے بعض اہم امور ارشاد فرمائے- جن کا مخلص اپنے الفاظ میں عرض کیا جاتا ہے:-

تین قسم کے جرائم

فرمایا:- ابھی میرے ذہن میں ایک امر آیا ہے- جو میں بیان کر دیتا ہوں- دوستوں کو چاہئے کہ خود بھی اسے اچھی طرح یاد رکھیں- اور دوسروں کو بھی ذہن نشیں کرا دیں- وہ امر یہ ہے کہ انسان سے کئی قسم کی کوتاہیاں سرزد ہوتی ہیں- ان کوتاہیوں میں سے بعض کے متعلق تو ہماری شریعت نے معین رنگ میں سزائیں مقرر کر دی ہیں- جیسے مثلاً کوئی شخص شراب استعمال کرے- تو تعزیر یہ ہے کہ اسے پیٹا جائے- (اگر کسی بیماری میں ڈاکٹری مشورہ شراب استعمال کرنے کا ہو- تو وہ الگ بات ہے- ایسی صورت میں ہماری جماعت کا فتویٰ یہی ہے- کہ چونکہ مومن کی جان بہت قیمتی ہے- اس لئے اسے بچانے کے لئے اگر ڈاکٹری مشورہ کے ماتحت شراب کا استعمال ضروری ہو تو پھر اس کا استعمال کرنا جائز ہے) اسی طرح چوری کے متعلق دین نے تعزیر مقرر کر دی ہے- اس کے بالمقابل بعض جرائم ایسے ہیں جن کے متعلق شریعت نے کوئی تعزیر مقرر نہیں کی- مثلاً کفر ہے- یہ ہے تو اتنا بڑا جرم کہ اسے شراب پینے یا چوری کرنے سے کوئی نسبت ہی نہیں- لیکن ہماری شریعت نے اس جرم کی سزا آخرت پر اٹھا رکھی ہے- اس دنیا میں اس کی کوئی سزا مقرر نہیں کی- بلکہ ہمیں حکم دیا ہے کہ ہم کافروں کے ساتھ نرمی سے پیش آیا کریں- تیسری قسم کے جرائم ایسے ہیں- جن کی نوعیت چونکہ بدلتی رہتی ہے- یعنی وہ معمولی بھی ہوتے ہیں- اور خطرناک سے خطرناک بھی- اس لئے ہماری شریعت نے ان کے متعلق خود تو کوئی تعزیر مقرر نہیں کی- لیکن ہمیں اختیار دیا ہے- کہ ہم اپنے نظام اور اپنے مخصوص حالات کے مطابق سزا دے لیں- جیسے مثلاً جھوٹ ہے- یہ چھوٹے سے چھوٹا بھی ہوتا ہے- اور بڑے سے بڑا بھی- اس لئے اس کے متعلق شریعت نے خود کوئی سزا مقرر نہیں کی- ہاں صرف یہ عام قانون بتا دیا ہے- کہ ضرر رسانی جائز نہیں ہے- باقی ہم پر چھوڑ دیا کہ ہم حالات کے مطابق سزا دے لیں- غرض شریعت نے تین قسم کے جرائم مقرر کئے ہیں- (1) بعض کی سزا خود مقرر کر دی ہے- (2) بعض کی سزا نہ خود مقرر کی ہے- اور نہ ہمیں سزا دینے کا حق دیا ہے- (3) بعض کی سزا گو خود مقرر نہیں کی- لیکن ہمیں اختیار دے دیا ہے کہ ہم اپنی عقل اور حالات کے مطابق مناسب سزا دے دیں-

ایک خطرناک غلطی صحابہ کے زمانہ کے بعد گذشتہ تیرہ سو سال میں ایک بڑی غلطی یہ ہوئی- کہ شریعت نے جن امور کے متعلق انہیں خود سزا دینے کا حق دیا تھا- انہوں نے اس حق کو استعمال نہ کیا- نتیجہ یہ ہوا کہ ہر قسم کی بد اخلاقیاں اور کوتاہیاں ان میں پنپتی چلی گئیں- اور ان کے قومی کیریکٹر کو شدید نقصان پہنچا- چنانچہ آج حالت یہ ہے- کہ لاکھوں سوالی مسلمانوں میں ملیں گے- لاکھوں ایسے لوگ ملیں گے- جو تکیوں میں بے کار بیٹھے ہیں- اور بھنگ گھوٹ کر پیتے ہیں- شریعت نے یہ حق دیا تھا- کہ ایسے لوگوں کے خلاف جماعتی تعزیر سے کام لیا جاتا- لیکن معاشرہ نے ایسا نہیں کیا- جس کی وجہ سے یہ طبقہ بڑھتا چلا گیا-

جماعتی تعزیر کی اصل غرض اب ہمارے لئے تعزیر کے سلسلے میں بڑی مشکل یہی پیش آتی

باقی صفحہ 4 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

رانا محمد قاسم صاحب

حضرت مسیح موعود کی مہمان نوازی کے واقعات

دودھ کا گلاس

مکرم سیٹھی غلام نبی صاحب جو چکوال کے رہنے والے تھے مگر راولپنڈی میں دوکان کیا کرتے تھے کہتے ہیں کہ ایک دفعہ میں حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کی ملاقات کے لئے قادیان آیا سردی کا موسم تھا اور کچھ بارش بھی ہو رہی تھی۔ میں شام کے وقت قادیان پہنچا تھا۔ رات کو جب میں کھانا کھا کر لیٹ گیا اور کافی رات گزر گئی اور قریباً بارہ بجے کا وقت ہو گیا تو کسی نے میرے کمرے کے دروازے پر دستک دی۔ میں نے اٹھ کر دروازہ کھولا تو حضرت صاحب کھڑے تھے۔ ایک ہاتھ میں گرم دودھ کا گلاس تھا اور دوسرے ہاتھ میں لالٹین تھی۔ میں حضرت صاحب کو دیکھ کر گھبرا گیا مگر آپ نے بڑی شفقت سے فرمایا۔ کہیں سے دودھ آ گیا تھا میں نے کہا آپ کو دے آؤں۔ آپ یہ دودھ پی لیں آپ کو شاید دودھ کی عادت ہو گی اس لئے یہ دودھ آپ کے لئے لے آیا ہوں۔ سیٹھی صاحب کہا کرتے تھے کہ میری آنکھوں میں آنسو اُمڈ آئے کہ سبحان اللہ کیا اخلاق ہیں۔

(سیرت طیبہ صفحہ 70-69 حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ایم اے)

میں خود دروازہ کھولوں گا

ایک موقعہ پر جبکہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے کمرے میں تشریف رکھتے تھے۔ اور اس وقت باہر سے آئے ہوئے کچھ مہمان بھی آپ کی خدمت میں حاضر تھے کسی شخص نے دروازے پر دستک دی۔ اس پر حاضر الوقت لوگوں میں سے ایک شخص نے اٹھ کر دروازہ کھولنا چاہا۔ حضرت صاحب نے ان صاحب کو اٹھتے دیکھا تو جلدی سے اٹھے اور فرمایا۔ ٹھہریں ٹھہریں میں خود دروازہ کھولوں گا۔ آپ مہمان ہیں اور آنحضرت ﷺ نے فرمایا ہے کہ مہمان کا اکرام کرنا چاہئے۔

(سیرت طیبہ صفحہ 110)

آؤ ہم اندر بیٹھ کر کھائیں

ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ مغرب کی عبادت کے بعد بیت المبارک قادیان کی اوپر کی چھت پر چند مہمانوں کے ساتھ کھانا کھانے کے انتظار میں تشریف فرما تھے۔ اس وقت ایک احمدی دوست میاں نظام دین صاحب ساکن لدھیانہ جو بہت غریب آدمی تھے۔ اور ان کے کپڑے بھی پھٹے پرانے تھے۔ حضرت صاحب سے چار پانچ آدمیوں کے فاصلہ پر بیٹھے تھے۔ اتنے میں چند معزز مہمان آکر حضرت صاحب کے قریب بیٹھتے گئے اور ان کی وجہ سے ہر دفعہ میاں نظام دین صاحب کو پرے ہٹنا پڑا حتیٰ کہ وہ ہٹتے ہٹتے جوتیوں کی جگہ پر پہنچ گئے اتنے میں کھانا آیا تو حضرت صاحب نے جو یہ نظارہ دیکھ رہے تھے ایک سالن کا پیالہ اور کچھ روٹیاں ہاتھ میں اٹھا لیں اور میاں نظام دین صاحب سے مخاطب ہو کر فرمایا آؤ میاں نظام دین ہم اور آپ اندر بیٹھ کر کھانا کھائیں۔ یہ فرما کر حضرت صاحب بیت المبارک کے ساتھ والی کوٹھڑی میں تشریف لے گئے اور حضرت صاحب نے اور میاں نظام دین نے کوٹھڑی کے اندر اکٹھے بیٹھ کر ایک ہی پیالہ میں کھانا کھایا۔ اس وقت میاں نظام دین خوشی سے پھولے نہیں سماتے تھے اور جو لوگ میاں نظام دین کو عملاً پرے دھکیل کر حضرت صاحب کے قریب بیٹھ گئے تھے وہ شرم سے کٹے جاتے تھے۔

(سیرت طیبہ ص 188)

کوئی زیور لے لیں

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بیان کیا کہ

ایک دفعہ جلسہ سالانہ کے موقعہ پر خرچ نہ رہا۔ ان دنوں جلسہ سالانہ کے لئے الگ چندہ جمع ہو کر نہیں جاتا تھا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ اپنے پاس سے صرف فرماتے تھے۔ میر ناصر نواب صاحب نے آکر عرض کی کہ رات کو مہمانوں کے لئے کوئی سامان نہیں ہے آپ نے فرمایا کہ بیوی صاحبہ سے کوئی زیور لے کر جو کفایت کر سکے فروخت کر کے سامان کر لیں چنانچہ زیور فروخت یا رہن کر کے میر صاحب روپیہ لے آئے اور مہمانوں کے لئے سامان بہم پہنچایا۔

(شمائل احمد صفحہ 65 شائع کردہ مجلس خدام الاحمدیہ مرکزیہ)

خدا برکت دے گا

حضرت میاں عبداللہ صاحب سنوری نے بیان کیا کہ

ایک دفعہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ نے چند مہمانوں کی دعوت کی مگر عین اس وقت جبکہ کھانا کھانے کا وقت آیا زیادہ مہمان آ گئے اور بیت المبارک مہمانوں سے بھر گئی اس پر حضرت صاحب نے حضرت بیوی جی کو اندر کہلا بھیجا کہ اور مہمان آ گئے ہیں کھانا زیادہ بھجواؤ اس پیغام کے جانے پر حضرت اماں جان نے گھبرا کر حضرت صاحب کو اندر بلوایا اور کہا کہ کھانا تو بہت تھوڑا ہے اور صرف ان چند مہمانوں کے مطابق پکایا گیا تھا جن کے متعلق آپ نے فرمایا تھا۔ اب کیا کیا جائے۔ حضرت صاحب نے بڑے اطمینان کے ساتھ فرمایا کہ گھبراؤ نہیں اور کھانے کا برتن میرے پاس لے آؤ۔ پھر حضرت صاحب نے اس برتن پر ایک رومال ڈھانک دیا اور رومال کے نیچے سے اپنا ہاتھ گزار کر اپنی انگلیاں چاولوں کے اندر داخل کر دیں اور پھر یہ فرماتے ہوئے باہر تشریف لے گئے کہ

اب تم کھانا نکالو خدا برکت دے گا

میاں عبداللہ صاحب روایت کرتے ہیں کہ یہ کھانا سب نے کھایا اور سب سیر ہو گئے اور کچھ بچ بھی گیا۔

(سیرت طیبہ صفحہ 301 حضرت مرزا بشیر احمد صاحب)

میں ساتھ چلتا ہوں

حضرت منشی ظفر احمد صاحب کپور تھلوی نے بیان کیا کہ

دو شخص منی پور آسام سے قادیان آئے اور مہمان خانہ میں آکر انہوں نے خادمان مہمان خانہ سے کہا کہ ہمارے بستر اتارے جائیں اور سامان لایا جائے چارپائی بچھائی جائے۔ خادمان نے کہا کہ آپ خود اپنا سامان اتروائیں چارپائیاں بھی مل جائیں گی دونوں مہمان اس بات پر رنجیدہ ہو گئے اور فوراً یکہ میں سوار ہو کر واپس روانہ ہو گئے۔ میں نے مولوی عبدالکریم صاحب سے یہ ذکر کیا تو مولوی صاحب فرمانے لگے جانے بھی دو ایسے جلد بازوں کو حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کو اس واقعہ کا علم ہوا تو نہایت جلدی سے ایسی حالت میں کہ جوتا پہننا بھی مشکل ہو گیا حضرت صاحب ان کے پیچھے نہایت تیز قدم چل پڑے چند خدام بھی ہمراہ تھے میں بھی ساتھ تھا نہر کے قریب پہنچ کر ان کا یکہ مل گیا اور حضرت صاحب کو آتا دیکھ کر وہ یکہ سے اتر پڑے۔ اور حضرت صاحب نے انہیں واپس چلنے کے لئے فرمایا کہ آپ کے واپس ہونے کا مجھے بہت درد پہنچا۔ چنانچہ وہ واپس آئے حضرت صاحب نے یکہ میں سوار ہونے کے لئے انہیں فرمایا کہ میں ساتھ چلتا ہوں مگر وہ شرمندہ ہوئے اور سوار نہ ہوئے۔ اس کے بعد مہمان خانہ میں پہنچے۔ حضرت صاحب نے خود ان کے بستر اتارنے کے لئے ہاتھ بڑھایا مگر خدام نے اتار لئے حضرت صاحب نے اسی وقت دو نواری پلنگ منگوائے اور ان پر ان کے بستر کروا دیئے ان سے پوچھا کہ آپ کیا کھائیں گے اور خود ہی فرمایا کہ اس طرف تو چاول کھائے جاتے ہیں اور رات کو دودھ کے لئے پوچھا غرض کہ ان کی تمام ضروریات اپنے سامنے پیش فرمائیں اور جب تک کھانا آیا وہیں ٹھہرے رہے۔ اس کے بعد فرمایا کہ ایک شخص جو اتنی دور سے آتا ہے۔ راستہ کی تکالیف اور صعوبتیں برداشت کرتا ہے یہاں پہنچ کر سمجھتا ہے کہ اب میں منزل پر پہنچ گیا ہوں اگر یہاں آکر بھی اس کی یہی تکلیف ہو تو یقیناً اس کی دل شکنی ہو گی ہمارے دوستوں کو اس کا خیال رکھنا چاہئے۔

(شمائل احمد صفحہ 67، 66)

بقیہ صفحہ 3

ہے۔ کہ چونکہ گذشتہ تیرہ سو سال میں لوگ تعزیز کے اس حق کو استعمال نہیں کرتے رہے۔ اس لئے جب ہم شریعت کے مطابق جماعتی تعزیر سے کام لیتے ہیں۔ تو لوگوں کو یہ بڑی عجیب بات معلوم ہوتی ہے۔ چنانچہ جب ہم کسی کو سزا دیتے ہیں۔ تو لوگ سمجھتے ہیں۔ کہ ہم نے اس کے خلاف شاید کوئی غصہ نکالا ہے۔ حالانکہ ہماری غرض صرف اس کی اور دوسروں کی اصلاح ہوتی ہے۔ ورنہ ہم تو دن رات دعوت الی اللہ کے ذریعہ لوگوں کو اپنے اندر شامل کرتے ہیں۔ بھلا جو پہلے ہی شامل ہیں ان کو کس طرح خوشی سے نکال سکتے ہیں۔

ہم میں سے ہر شخص کو یہ امر اچھی طرح سمجھ لینا چاہئے۔ اور دوسروں کے ذہن نشین کرا دینا چاہئے۔ کہ ہماری غرض جماعتی تعزیر سے صرف یہ ہوتی ہے۔ کہ کسی طرح جرم کرنے والے کو اپنے جرم کا احساس ہو جائے۔ اور وہ اس کی اصلاح کرے۔ تاکہ اس کا جرم قوم کے دیگر افراد کو خراب کرنے کا موجب نہ بنے۔ اگر واقعہ میں ایک شخص کو اپنی غلطی کا احساس ہو جائے۔ تو اسے تو بے چینی کی وجہ سے نیند نہیں آنی چاہئے۔ اور فوراً آکر اپنے قصور کا اعتراف کر لینا چاہئے۔ اور خود کہنا چاہئے کہ مجھے اس غلطی کی جو بھی سزا ہے دے لیں۔ البتہ اگر کسی شخص سے کوئی غلطی ہوئی ہی نہیں۔ تو پھر معافی مانگنے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ غرض ہمیشہ لوگوں کو ایسی تعزیر کے موقعہ پر سمجھاتے رہنا چاہئے کہ تمہیں اپنی غلطی کو محسوس کرنا چاہئے۔ اور اس کے ازالہ کی جو صورت سلسلہ نے مقرر کی ہے۔ اس کے مطابق ازالہ کرنا چاہئے۔ کیونکہ ہماری غرض تعزیر سے یہ ہوتی ہے۔ کہ اس کی اصلاح ہو۔ اسے اپنی غلطی کا احساس ہو۔ اور اس کا جرم جماعت کے دیگر افراد میں نہ پھیلنے پائے۔

(الفضل 17- فروری 47ء)

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

دیانت بھی پیدا کرو

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی فرماتے ہیں۔

جس قوم میں قومی دیانت بھی ہو۔ تجارتی دیانت بھی ہو اور اخلاقی دیانت بھی ہو وہ قوم تو ایک پہاڑ ہوتی ہے یہ ممکن ہے کہ ہمالیہ پہاڑ کو اڑایا جا سکے۔ مگر یہ ممکن نہیں کہ اس قوم کو برباد کیا جا سکے۔ ایسی قوم نہ صرف خود محفوظ ہوتی ہے۔ بلکہ اور لوگوں کی حفاظت کا بھی موجب ہوتی ہے اور اس کے ذریعہ اور قومیں حوادث اور مصائب سے بچائی جاتی ہیں اور وہ دنیا کے لئے ایک تعویذ ہو جاتی ہیں۔ پس میں خدام الاحمدیہ سے کہتا ہوں کہ یہ تینوں قسم کی دیانتیں تم لوگ اپنے اندر پیدا کرو.... کیونکہ نوجوانوں کی باگ تمہارے ہاتھ میں دی گئی ہے تم نوجوانوں مین قومی دیانت بھی پیدا کرو۔ نوجوانوں میں تجارتی دیانت بھی پیدا کرو۔ اور تم نوجوانوں میں اخلاقی دیانت بھی پیدا کرو۔

(مشعل راہ ص 128)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

حسن محمد خان صاحب عارف (ایم-اے)

بیت الذکر کا ہمسایہ "دارالامن"

دیر سے اس بات پر غور کیا جارہا تھا کہ اجتماعی مرکز کے لئے ایک سجدہ گاہ کا ہونا ازحد ضروری ہے۔ چنانچہ 1985ء میں کافی غور و فکر کے بعد جماعت احمدیہ کی مجلس عاملہ نے ٹورنٹو کے شمال میں گیارہ کلو میٹر دور "میپل" (نامی) شہر میں پچیس ایکڑ رقبہ کا ایک قطعہ زمین خریدنے کا فیصلہ کیا۔ یہ زمین ٹورنٹو کی مشہور سڑک "جین سٹریٹ" پر واقع ہے۔ جو متذکرہ قطعہ زمین کے شرقی جانب سے گزرتی ہے۔ اس زمین کے مغربی کنارہ سے بہت بڑا "ہائی وے" (نمبر400) بھی گزرتا ہے۔

کھیت ہی کھیت

خریدے جانے کے وقت اس زمین کے چاروں طرف کھیت ہی کھیت تھے یا جنوبی جانب ایک "پولٹری فارم"۔ چنانچہ امام جماعت احمدیہ حضرت مرزا طاہر احمد نے کینیڈا تشریف لاکر اس کا سنگ بنیاد رکھا۔ جب یہ زمین خریدی جارہی تھی تو حکام نے واضح لفظوں میں بتادیا تھا کہ اس علاقہ کی آبادکاری 2015ء تک متوقع نہیں لیکن ان کی یہ بات اس "بیت السجود" کی تعمیر میں کوئی روک نہ بن سکی۔ نقشہ تیار ہوتے ہی تعمیر شروع ہوگئی اور ایک سال چند ماہ بعد اس "بیت السجود" کا افتتاح بھی ہوگیا۔ اب یہ سجدہ گاہ شمالی امریکہ کی سب سے بڑی سجدہ گاہ ہے۔ جس کے عظیم مینار دور سے جماعت کی ترقیات کی گواہی دیتے ہوئے نظر آتے ہیں۔ کینیڈا میں ابھی احمدیوں کی تعداد لاکھوں تک نہیں پہنچی تاہم ٹورنٹو شہر کے گردونواح میں 12 جماعتیں بن چکی ہیں اور احمدی ٹورنٹو کے علاوہ کینیڈا کے دوسرے شہروں میں بھی آباد ہیں۔

تکمیل تعمیر پر اس کے چاروں طرف کھیت اور فصلیں تھیں۔ کچھ حصے پر جھاڑیاں تھیں۔ اور اونچے درختوں کے جھنڈ۔ اس علاقہ میں برف بھی نسبتاً زیادہ ہی پڑتی تھی اور تیز ہواؤں کے جھکڑ اور طوفان تو روز کا معمول تھے۔ مگر میرے رب کا فضل کہ یہ علاقہ جس کی آبادکاری کے سلسلہ میں ہمیں بیس برس کے انتظار کی خبر سنائی گئی تھی۔ دو تین برسوں ہی میں غلط ثابت ہونی شروع ہوگئی۔ اس کے مشرقی جانب کی سڑک جین سٹریٹ کے دوسری جانب ایک شاندار کالونی کی تعمیر شروع ہوگئی جو بڑی تیز رفتاری سے مکمل بھی ہوگئی اب یہ پوری طرح آباد ہے سڑکیں بن گئی ہیں اور کئی قسم کے مکانات تعمیر ہوچکے ہیں۔ اس کے بعد شمال میں اسی کالونی کے ساتھ ہی ایک اور کالونی کی تعمیر شروع ہوگئی جو زیر تعمیر ہے۔

جنوبی حصہ زیر تعمیر

ابھی دوسری کالونی زیر تعمیر ہی تھی کہ ایک برس کے بعد (بیت الذکر) کے جنوب میں بڑے بڑے بلڈوزر اور مٹی اٹھانے والے ٹرک نیز بڑی بڑی مشینوں کی قطاریں نظر آنے لگیں۔ گویا اس کا جنوبی حصہ بھی زیر تعمیر آگیا اور توقع یہی کی جارہی ہے کہ موسم سرما سے پہلے پہلے یہ کالونی بھی تعمیر ہوجائے گی لیکن ابھی تک "بیت الذکر" کے شمال میں کھیت ہی کھیت نظر آرہے تھے 1998ء میں ایک بہت بڑی کمپنی نے یہاں بھی ایک کالونی تعمیر کرنے کی منصوبہ بندی کی۔ کمپنی نے احمدی احباب کو اس کالونی میں مکانات خریدنے کی تحریک کی اور "بیت الذکر" آباد ہوگئی۔ ظاہر ہے اب پانچوں وقت کی نمازوں، جماعتی کاموں میں حصہ لینے اور بچوں کی تربیت کے مواقع اور احباب کے باہمی تعاون کی روح کو بڑی تقویت ملے گی۔

یہ کالونی ہر اعتبار سے منفرد ہے۔ شہر کی کارپوریشن نے جماعت کے مشوروں سے اس کالونی کا نام Peace Village "دارالامن" رکھا ہے یہ اس اعتبار سے بھی منفرد ہے کہ اس کالونی کی تمام سڑکوں کے نام قادیان اور ربوہ کی طرح جماعت احمدیہ کے بزرگوں کے نام پر رکھے گئے ہیں اور اس کالونی کی سب سے بڑی سڑک جو مشرق میں کالونی کے آغاز سے مغرب کے آخر تک گئی ہے یہ سڑک بیت الذکر کے شمال میں کچھ فاصلہ سے گزرنے والی سڑک سے لے کر بیت الذکر کے اندر تک آئے گی۔

اب ذرا ان ناموں کی تفصیل سنئے۔

1- Ahmadiyyah Avenue
2- Tahir Street
3- Nasir Crescent
4- Bashir Street
5- Abdul-Salaam Street
6- Mahmood Crescent
7- Noor-Ud-Din Court
8- Zafarullah Crescent

علاوہ ازیں بیت الذکر کے جنوب کی جانب جو کالونی بنی ہے اس کا حصہ جو بیت الذکر سے ملحق ہوگا۔ وہاں سات ایکڑ کا ایک پارک تعمیر کیا جائے گا۔ یہ پارک حکومت کی ملکیت ہوگا۔ مگر اس کا نام "احمدیہ پارک" ہوگا۔ اور کالونی میں بازار (پلازہ) سکول اور پارک وغیرہ کی سہولتیں میسر ہوں گی۔ احمدی بزرگوں کے ناموں پر رکھے جانے والے سڑکوں کے نام عنقریب شائع ہو جائیں گے اور اس کے بعد اس عظیم ملک کے بڑے نقشوں میں درج ہوجائیں گے۔

لاریب! وہ جب کہتا ہے "ہوجا" تو وہ چیز "ہو جاتی" ہے۔ ورنہ کہاں 2015ء کا اندازہ اور کہاں دو تین سال کے اندر بیت الذکر کے چاروں طرف آبادکاری!

(بحوالہ ہفت روزہ لاہور 4۔ ستمبر 99ء)

خط و کتابت کرتے وقت
چٹ نمبر کا حوالہ ضرور دیں۔

الفضل انٹرنیشنل سے

رپورٹ خوشی محمد شاکر صاحب

سیرالیون کی حالیہ خانہ جنگی اور فسادات میں

جماعت احمدیہ عالمگیر کی طبّی خدمات

سیرالیون میں خانہ جنگی کی وجہ سے اہل سیرالیون بہت ہی مشکل حالات سے دوچار ہیں۔ ان حالات میں جس قسم کی بھی کوئی خدمت کرے ان کے لئے غنیمت ہے۔ حسب سابق ان مشکل حالات میں بھی جماعت احمدیہ نے یہاں خدمت کی پوری کوشش کی ہے اور طبی میدان میں بھی پیارے آقا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کی خصوصی شفقت اور دعائیں اہل سیرالیون کے ساتھ ہیں۔

اس سلسلہ میں محترم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب تو پہلے سے ہی خدمت پر کمربستہ ہیں۔ مزید ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب پیارے آقا کے ارشاد پر 5/اکتوبر 1998ء کو لندن سے سیرالیون پہنچے۔ ان کے آنے کی خبریں ریڈیو پر نشر ہونے لگیں کہ بوجہ جنگ جو لوگ ٹانگوں سے محروم ہوگئے ہیں انہیں مصنوعی ٹانگیں لگائی جائیں گی۔ نیز ہر قسم کے مریضوں کا مفت علاج کیا جائے گا۔

محترم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب نے مکرم ڈاکٹر اشرف صاحب سے مل کر احمدیہ کلینک فری ٹاؤن میں آپریشن تھیٹر کا انتظام کیا۔ اور ہرنیا کے چھ آپریشن کئے۔ نیز مریضوں کا مفت علاج کرتے رہے۔ نیز ایک مریض کے گھٹنے سے بذریعہ آپریشن گولیوں کے ذرات نکالے۔

10/اکتوبر 1998ء کو فری ٹاؤن سے نوے میل دور مائل 91 کے مقام پر فری کلینک کا انتظام کیا گیا اور مندرجہ بالا دونوں ڈاکٹر صاحبان نے اڑھائی صد مریضوں کی تشخیص کی اور مفت ادویات فراہم کیں۔

مکرم طارق محمود جاوید صاحب امیر جماعت سیرالیون نے مکرم ڈاکٹر سید مظفر احمد صاحب کی وزیر صحت کے ساتھ دو مرتبہ ملاقات کروائی جو 6/اکتوبر اور 9/اکتوبر کو ہوئی۔ اس میں جماعت احمدیہ سیرالیون کے سرکردہ افراد بھی شامل تھے۔

مکرم وزیر صحت جناب احمد تیجان جالو صاحب نے مکرم ڈاکٹر صاحب کا بہت گرمجوشی سے استقبال کیا اور جماعتی خدمات کو سراہا اور اس نازک موقع پر ڈاکٹر بھجوانے پر حضور انور ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا کہ یہ خدمت عین موقع پر ہے۔ نیز اس قسم کی خدمات کو جاری رکھنے کی درخواست کی۔

مکرم ڈاکٹر سید مظفر صاحب گیارہ اکتوبر کو لندن روانہ ہوگئے اور ان کی جگہ غانا سے مکرم ڈاکٹر سید تاثیر مجتبیٰ صاحب 25۔ نومبر 1998ء کو سیرالیون پہنچے۔

محترم امیر صاحب نے ان کی ملاقات وزیر صحت سے کروائی۔ وزیر صحت نے 26۔ نومبر کو ڈاکٹر صاحب کو خوش آمدید کہا اور پیارے آقا کا شکریہ ادا کیا جن کے حکم پر ڈاکٹر صاحب موصوف یہاں تشریف لائے۔

28۔ نومبر کو مشاکا (میل 47) کے مقام پر ڈاکٹر صاحب موصوف نے فری کلینک لگایا اور یک صد ستانوے مریضوں کا مفت معائنہ کیا اور ادویات فراہم کیں۔

اسی روز یعنی 28۔ نومبر 1998ء کو لندن سے مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب بھی تشریف لے آئے۔ 29۔ نومبر کو مکرم امیر صاحب اور مجلس عاملہ نے ڈاکٹر صاحبان کو خوش آمدید کہا۔

مکرم ڈاکٹر تاثیر صاحب نے احمدیہ کلینک میں اور مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے گورنمنٹ کونٹ ہسپتال میں مفت آپریشن اور مفت معائنہ وادویات کی سہولت فراہم کرنا شروع کی۔

اسی دوران مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب 5/دسمبر 1998ء کو امیر صاحب کے ہمراہ میل 91، بو اور کینما کا دورہ کیا اور تین میڈیکل کیمپ لگائے جن میں چار صد افراد کا مفت علاج کیا۔

مکرم ڈاکٹر تاثیر صاحب نے 61 اور محترم ڈاکٹر بھٹی صاحب نے گیارہ ہرنیا کے آپریشن کئے نیز پانچ آپریشن دونوں نے مل کر کئے۔ اس طرح کل ستہتر (77) آپریشن کئے۔ کسی ایک بھی آپریشن میں بعد میں بھی کسی خرابی کی اطلاع نہیں ملی۔ الحمد للہ علیٰ ذلک۔

دونوں ڈاکٹر صاحبان نے مکرم امیر صاحب کے ہمراہ وزیر صحت سے ملاقات کی۔ وزیر صحت نے دونوں ڈاکٹر صاحبان کا شکریہ ادا کیا۔

مندرجہ بالا سارے پروگرام کی خبریں ریڈیو اور ٹی وی پر نشر ہوتی رہیں۔ نیز مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب کا انٹرویو ریڈیو پر نشر ہوا۔

9/دسمبر 1998ء کو مکرم امیر صاحب نے مجلس عاملہ کے ہمراہ دونوں ڈاکٹر صاحبان کو الوداعیہ دیا اور ان کا شکریہ ادا کیا اور خاص طور پر پیارے آقا ایدہ اللہ کا شکریہ ادا کیا۔ اور کہا کہ ڈاکٹر صاحبان نے اپنے وقت کو بہترین انداز میں استعمال کیا ہے۔ اور پیارے آقا سے خواہش کی کہ آئندہ بھی سیرالیون میں خدمت خلق کے لئے ڈاکٹر صاحبان بھجواتے رہیں۔

مکرم ڈاکٹر محمد اشرف صاحب، مکرم ڈاکٹر سید مظفر صاحب اور مکرم ڈاکٹر شبیر بھٹی صاحب نے کل چھتیس (36) افراد کو مصنوعی ٹانگیں لگائیں جس کی وجہ سے یہ افراد بغیر سہارے کے چلنے کے قابل ہوگئے۔ الحمد للہ

تمام افراد نے جماعت احمدیہ کا بہترین انداز میں شکریہ ادا کیا۔

(الفضل انٹرنیشنل 27۔ اگست 99ء)

جو ہو مفید لینا جو بد ہو اس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے
ملتی ہے بادشاہی اس دیں سے آسمانی
اے طالبانِ دولت! ظلِ ہما یہی ہے
دنیا میں اس کا ثانی کوئی نہیں ہے شربت
تم پی لو اس کو یارو! آب بقا یہی ہے

(درثمین)

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ترتیب و تحقیق : اظہر محمود ناصر صاحب۔ برسبین آسٹریلیا

آسٹریلیا میں حصول تعلیم

آسٹریلیا دنیا کا واحد ملک ہے جو سارے براعظم پر محیط ہے۔ یہ تمام براعظموں سے آبادی اور رقبہ کے لحاظ سے چھوٹا ہے۔ ملک کا رقبہ تقریباً تیس لاکھ مربع میل ہے جو برطانیہ سے پچیس گنا اور پاکستان و بھارت کے مجموعی رقبہ سے دوگنا ہے۔ آبادی دو کروڑ کے لگ بھگ ہے جو دنیا کے یکصد ممالک کے تارکین وطن کا مجموعہ ہے جن میں بھاری اکثریت کا برطانیہ اور براعظم یورپ سے تعلق ہے اس وجہ سے ان کی تہذیب و تمدن میں مغربی یورپ کا نمایاں پہلو جھلکتا ہے۔ ملک کی آبادی کا 86 فیصد شہروں میں آباد ہے' مذہبی لحاظ سے 97 فیصد لوگ عیسائیت کی طرف منسوب ہیں اس کے علاوہ مسلمان۔ یہودی۔ ہندو اور بدھ مذہب کے پیروکار رہتے ہیں۔ سرکاری زبان انگریزی ہے جبکہ سرکاری نام کامن ویلتھ آف آسٹریلیا (Common Wealth of Australia) ہے اور یہ تاج برطانیہ کے ماتحت ہے۔ ملک کا طرز حکومت وفاقی ہے اور یہ چھ خود مختار ریاستوں پر مشتمل ہے۔ ریاستوں کے وزراء اعلیٰ (Premier) عوام کے ووٹوں سے منتخب ہو کر عنان حکومت سنبھالتے ہیں ان ریاستوں کے علاوہ ٹیریٹوریز (Territories) اور کئی جزیرے بھی ملک کا حصہ ہیں۔ آسٹریلیا ایسا حیرت انگیز براعظم ہے کہ اس کے سرسبز و شاداب ساحلی علاقوں کو دیکھ کر کوئی گمان بھی نہیں کر سکتا کہ اس کے بیشتر اندرونی و مغربی حصے خشک ترین علاقے ہیں۔ بڑی تعداد میں چراگاہیں اور پارک بھی قائم ہیں۔ شمال میں کیکیڈو نیشنل پارک کا رقبہ 2500 مربع میل ہے۔ اتنے وسیع رقبہ پر مشتمل پارک دوسری ریاستوں میں بھی موجود ہیں۔ ملک کا بیشتر حصہ قابل زراعت نہیں ہاں مگر بعض علاقے صرف چراگاہ کے لئے مفید ہیں جہاں گائے اور بھیڑیں پالی جاتی ہیں اون اور گوشت زرمبادلہ کمانے کا بہترین ذریعہ ہیں۔ پاکستان کی طرح یہاں بھی موسم چار ہیں لیکن وقت کے لحاظ سے بالکل برعکس۔ آسٹریلیا میں سردی کا موسم مئی تا اگست جبکہ گرمی صرف دسمبر اور جنوری تک محدود ہے۔ زیادہ تر آبادی چونکہ ساحلی شہروں میں آباد ہے اس لئے ان کے زاویۂ نگاہ سے موسم سارا سال خوشگوار رہتا ہے۔ ملک کے افراد کا تعلیمی معیار بہت اچھا ہے۔ ملکی قانون کے مطابق 6 سے 15 سال تک کی عمر کے بچوں کے لئے تعلیم لازمی ہے گورنمنٹ سکولوں میں ٹیوشن فیس نہیں لی جاتی۔

Technical and Further Education

(TAFE) کے نام سے موسوم ادارے بڑی تعداد میں موجود ہیں جن میں نہ صرف یونیورسٹی کی تعلیم سے قبل علمی صلاحیتوں کو مزید اجاگر کیا جا سکتا ہے بلکہ تکنیکی اور عملی تعلیم کے مواقع بھی بآسانی مہیا ہیں۔ 4 سے 6 ماہ کے کورسز ہر عمر کے افراد کے لئے دستیاب ہیں۔

یونیورسٹی میں داخلہ کی اہلیت کم از کم بارہ سال کی تعلیم ہے اڑتیس (38) ادارے قائم ہیں جن میں اکاؤنٹنسی۔ سائنس۔ ٹیکنالوجی۔ آرٹس۔ میڈیسن۔ مارکیٹنگ۔ بزنس مینجمنٹ اور لاء کے مضامین میں گریجوایشن اور پوسٹ گریجویشن کی تعلیم اور تحقیق کی سہولتیں موجود ہیں ایک سمسٹر کی اوسط ٹیوشن فیس 5 سے 8 ہزار آسٹریلوی ڈالر ہیں۔ تعلیم کے فروغ کے لئے حکومت کی طرف سے آسٹریلیا کے مقامی طلباء کے لئے (HECS)

Higher Education Contribution Scheme

کی سہولت بیشتر مضامین میں موجود ہے۔ جس کے ذریعہ حکومت ٹیوشن فیس کی ذمہ دار ہوتی ہے اور جب طالب علم تعلیم مکمل کر لینے کے بعد برسر روزگار ہو جاتا ہے تو آسان قسطوں میں یہ رقم حکومت کو واپس کر دیتا ہے۔ اکثر یونیورسٹیوں میں پہلا سمسٹر مارچ سے جون جبکہ دوسرا جولائی سے نومبر تک ہوتا ہے۔ نومبر سے فروری Summer School یا تیسرے سمسٹر کا بھی انعقاد ہوتا ہے لیکن طلباء کی بھاری تعداد ان ایام میں اپنے آپ کو تعمیری کاموں میں مصروف رکھتی ہے۔ Fruit Picking ٹیکسی ڈرائیونگ اور ریستوران میں کام کی طرف بھی نمایاں رجحان نظر آتا ہے۔ بیرونی ممالک سے آسٹریلیا میں تعلیم حاصل کرنے کا رجحان آہستہ آہستہ بڑھتا جا رہا ہے اور بڑی تعداد میں ہر سال انٹرنیشنل طلباء آسٹریلیا میں اعلیٰ تعلیم کے حصول کے لئے پہنچتے ہیں اور تکمیل تعلیم کے بعد عالمی سطح پر اپنی صلاحیتوں کا لوہا منواتے ہیں۔

انٹرنیشنل طلباء داخلہ کے حصول کے لئے سال میں کسی بھی وقت درخواست دے سکتے ہیں لیکن سکالر شپ کے حصول کے لئے درخواستیں 30۔ ستمبر سے قبل جمع کروانا ضروری ہیں۔ سکالر شپ کی درخواست اور داخلہ کی درخواست الگ الگ جمع کروائی جاتی ہیں۔ داخلہ کی درخواست فیس 50 ڈالر ہے جبکہ سکالر شپ کی درخواست کی کوئی فیس نہیں ہے۔ انگریزی زبان میں مہارت داخلہ کے حصول کے لئے لازمی ہے اس کے لئے Toefl یا Ielts کے امتحانات میں اچھے نتائج داخلوں میں آسانی کا باعث بنتے ہیں۔ داخلہ کی درخواست جمع کروانے کے چند ہفتوں بعد طالب علم کو داخلہ ملنے یا نہ ملنے کی اطلاع مل جاتی ہے۔ داخلہ کے اہل طلباء پہلے سمسٹر کی ٹیوشن فیس جمع کرواتے ہیں جس کے بعد انہیں ویزا کے حصول کے لئے ایمبیسی سے رابطہ کرنا ہوتا ہے۔ سائنس اور ٹیکنالوجی کے فروغ کے لئے مخصوص ادارے اکثر ریاستوں میں قائم ہیں جن میں کوئنز لینڈ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی برسبین۔ رائل ملبورن انسٹی ٹیوٹ آف ٹیکنالوجی۔ یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی سڈنی' کرٹن یونیورسٹی آف ٹیکنالوجی پرتھ' اور یونیورسٹی آف ساؤتھ آسٹریلیا ایڈیلیڈ' شامل ہیں۔ میڈیکل سائنسز کے لئے الگ سے میڈیکل کالج تو قائم نہیں ہیں لیکن بیشتر یونیورسٹیاں اس میدان میں تعلیم کے مواقع فراہم کرتی ہیں۔

Australian Capital Territory

جہاں آسٹریلیا کا مرکزی دارالحکومت کینبرا (Canberra) آباد ہے میں آسٹریلین ڈیفنس فورس اکیڈیمی کے علاوہ یونیورسٹی آف کینبرا اور آسٹریلین نیشنل یونیورسٹی قائم ہیں یہاں اپلائیڈ سائنس۔ کمیونیکیشن۔ انفارمیشن سائنسز۔ انجینئرنگ اور مینجمنٹ کے طلباء کے لئے تعلیم کے مواقع موجود ہیں۔

سڈنی (Sydney) آسٹریلیا کا سب سے بڑا شہر اور ریاست New South Wales کا دارالحکومت ہے۔ یہاں 2000ء میں اولمپک کھیلوں کا انعقاد ہو گا۔ یہ شہر اپنے پھیلاؤ کے اعتبار سے پورے آسٹریلیا میں منفرد ہے۔ یہاں یونیورسٹی آف نیو ساؤتھ ویلز اور یونیورسٹی آف سڈنی' عالمی معیار کی درسگاہیں' تعلیم اور تحقیق کے میدان میں نمایاں خدمات انجام دے رہی ہیں۔ یونیورسٹی آف نیوکاسل۔ یونیورسٹی آف وولنگ گانگ اور یونیورسٹی آف نیو انگلینڈ' ریاست کے دوسرے حصوں میں قائم ہیں۔

آرٹس کے میدان میں میلبورن (Melbourne) شہر کو نمایاں مقام حاصل ہے جو کہ ریاست Victoria کا دارالحکومت اور براعظم کے جنوب میں واقع ایک بہت خوبصورت ساحلی شہر ہے۔ ٹرام (Tram) کی موجودگی نے اس شہر کے حسن کو چار چاند لگا دیئے ہیں۔ یہاں یونیورسٹی آف میلبورن اور موناش یونیورسٹی قائم ہیں جبکہ لاٹروب یونیورسٹی اور یونیورسٹی آف بیلاراٹ ریاست کے دوسرے علاقوں میں تحصیل علم کا وسیع میدان اپنے اندر سموئے ہوئے ہیں۔

آسٹریلیا کا تیسرا شہر برسبین (Brisbane) ریاست Queensland کا دارالحکومت ہے۔ یونیورسٹی آف کوئنز لینڈ اور گرفتھ یونیورسٹی شہر کا حصہ ہیں جبکہ بانڈ یونیورسٹی قریبی شہر گولڈ کوسٹ میں قائم ہے۔ سنٹرل کوئنز لینڈ یونیورسٹی' یونیورسٹی آف سدرن کوئنزلینڈ اور جیمز کک یونیورسٹی ریاست کے دوسرے حصوں میں قائم ہیں۔

یونیورسٹی آف ایڈیلیڈ' میڈیکل سائنسز' ڈینٹسٹری اور سوشل سائنسز کی تعلیم کے لئے ایڈیلیڈ شہر (Adelaide) میں قائم ہے جو کہ ریاست South Australia کا دارالحکومت ہے۔ ملک کی کئی یونیورسٹیوں کے ذیلی کیمپس ان کے مرکزی مقام سے ہٹ کر بلکہ دور دراز کے چھوٹے شہروں میں قائم ہیں مثلاً فلنڈرز یونیورسٹی کا مرکزی کیمپس تو ایڈیلیڈ میں ہے مگر اس کے ذیلی کیمپس براعظم کے وسطی حصہ میں قائم ہیں جو کہ زیادہ تر خشک اور ریگستانی علاقوں پر مشتمل ہے۔ ریاست Western Australia کا دارالحکومت پرتھ (Perth) یونیورسٹی آف ویسٹرن آسٹریلیا اور مرڈوک یونیورسٹی کو اپنے اندر سمائے ہوئے ہے جبکہ براعظم کے شمالی حصہ کے شہر ڈارون (Darwin) میں ناردرن ٹیریٹری یونیورسٹی قائم ہے۔ پرتھ اور ڈارون آسٹریلیا کے باقی بڑے شہروں مثلاً سڈنی۔ میلبورن۔ برسبین اور ایڈیلیڈ سے تین چار ہزار کلومیٹر کی دوری پر واقع ہیں۔

آسٹریلیا کی ایک ریاست Tasmania کے نام سے معروف ہے یہ جزیرہ' براعظم کا حصہ نہیں ہے اور صرف ہوائی و بحری ذرائع سے ہی ملک کے مرکز سے منسلک ہے۔ یہاں ریاست کے دارالحکومت ہوبارٹ (Hobart) میں یونیورسٹی آف تسمانیہ سائنس' ٹیکنالوجی' فورسٹری اور مائننگ کے میدان میں تعلیم کے مواقع بہم پہنچا رہی ہے۔

آسٹریلیا اگرچہ یورپ اور امریکہ سے کافی دور' دنیا کے جنوب مشرقی حصہ میں الگ تھلگ براعظم ہے لیکن تعلیم' صحت اور ذرائع نقل و حمل کے اعتبار سے ترقی یافتہ ممالک کی صف میں شمار ہوتا ہے۔ دنیا کے پرامن خطوں میں سے ایک خطہ ہے سارا سال موسم سازگار رہتا ہے۔ تعلیم۔ تحقیق اور پیشہ وارانہ صلاحیتوں کے استعمال کے بیشتر مواقع موجود ہیں۔ ملک کے بارے میں عمومی معلومات انٹرنیٹ کے ذریعہ بھی حاصل کی جا سکتی ہیں جبکہ یونیورسٹیوں کے بارے میں مزید معلومات

http : // avcc. edu. au / avcc/Uniwebs. htm

سے حاصل کی جا سکتی ہیں۔

☆ ☆ ☆ ☆ ☆ ☆

موبائیل فون

گوئٹے برگ پوسٹن کی ایک خبر کے مطابق موبائیل فون کا استعمال خطرات سے خالی نہیں ہے۔ اگرچہ موبائیل فون کمپنیاں ان خطرات کا ذکر کرنے سے گریز کرتی ہیں۔ اور موبائیل فون سے خارج ہونے والی مقناطیسی شعاعوں کی مقدار سے متعلق اعداد و شمار کو صیغہ راز رکھنا چاہتی ہیں اور یہ امر خدشات کی تقویت کا باعث ہے۔ باوجودیکہ موبائیل فون کو منظر عام پر آئے ہوئے قلیل عرصہ گذرا ہے مگر انسانی جسم پر اس کے اثرات سے متعلق بہت سے حقائق سامنے آ چکے ہیں۔ مثلاً سر درد' آنکھوں کی سوجن' سفید موتیا وغیرہ اس کے علاوہ جلدی سرخی اور تھکن نیز خون کا کینسر اور جسم کا سرطان بھی شامل ہیں۔ گذشتہ دنوں امریکہ کی موبائیل فون کمپنی موٹورولا نے سویڈن کی ایک خاتون کو خفیہ طور پر ایک خطیر رقم ہرجانے کے طور پر دی ہے موصوفہ کو موبائیل فون استعمال کرنے کی وجہ سے ایک گھمبیر اعصابی بیماری لاحق ہو گئی تھی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

سانحہ ارتحال

مکرم عبدالغفور مبشر صاحب زعیم خدام الاحمدیہ دارالصدر شرقی عقب فضل عمر ہسپتال ربوہ کی والدہ محترمہ امتہ العزیز صاحبہ اہلیہ محترم چوہدری عبدالمنان صاحب انور مرحوم آف کنری پاک سندھ مورخہ 99-7-31 بعمر 67 سال وفات پا گئیں۔ اگلے روز مورخہ 99-8-1 بعد نماز ظہر بیت المبارک میں محترم مولانا دوست محمد شاہد صاحب نے نماز جنازہ پڑھائی۔ جس کے بعد بہشتی مقبرہ میں تدفین عمل میں آئی۔ بعد ازاں محترم مولانا مبشر احمد کاہلوں صاحب نے دعاکروائی۔

مرحومہ مخلص، نڈر، ملنسار مہمان نواز اور دعاگو خاتون تھیں۔ 1985ء میں آپ کے دو بیٹوں مکرم عبدالغفور مبشر صاحب اور مکرم عبدالشکور صاحب کو اسیر راہ مولا ہونے کی سعادت نصیب ہوئی تو مرحومہ نے انتہائی صبرو تحمل اور بہادری سے اس کو برداشت کیا جس پر حضور انور نے آپ کے بیٹے مکرم عبدالغفور مبشر صاحب کو ایک خط میں تحریر فرمایا۔

اللہ تعالیٰ آپ کی مخلص اور دلیر والدہ کی دعاؤں کو قبول فرمائے......... میری طرف سے انکو خاص طور پر سلام کہدیں۔

مرحومہ نے اپنے پیچھے چار بیٹے، چار بیٹیاں اور متعدد پوتے پوتیاں اور نواسے نواسیاں بطور یادگار چھوڑی ہیں۔ موصوفہ مکرم چوہدری حفیظ احمد شاہد صاحب مربی سلسلہ کی خوشدامن تھیں۔ احباب جماعت سے موصوفہ کی بلندی درجات اور مغفرت کیلئے درخواست دعاہے۔

○ مکرم ٹھیکیدار چوہدری عبدالغفور صاحب سابق صدر بشیر آباد ربوہ مورخہ 99-9-19 کو وفات پاگئے۔ مرحوم ایک لمبا عرصہ صدر انجمن احمدیہ کے ٹھیکیدار کے طور پر خدمات بجالاتے رہے۔ آپ موصی تھے اور مکرم چوہدری خلیل احمد صاحب جنرل سیکرٹری رکشہ یونین ربوہ کے والد تھے۔ مرحوم کی بلندی درجات و مغفرت کیلئے درخواست دعاہے۔

سرجیکل سپیشلسٹ کی آمد

مکرم ڈاکٹر ولی محمد صاحب ساغر سرجیکل سپیشلسٹ فیصل آباد مورخہ 99-9-26 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کامعائنہ و علاج کریں گے ضرورتمند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچی بنواکروقت حاصل کرلیں۔

ماہر امراض ہڈی جوڑ (آرتھوپیڈک) سرجن

مکرم ڈاکٹر شمس الحق طیب صاحب آرتھوپیڈک سرجن 99-9-26 بروز اتوار فضل عمر ہسپتال ربوہ میں مریضوں کامعائنہ وعلاج کریں گے۔ ضرورتمند مریض ہسپتال ہذا کے پرچی روم سے پرچیاں بنواکر وقت حاصل کر لیں۔

(ایڈمنسٹریٹر فضل عمر ہسپتال ربوہ)

درخواست دعا

محترم مرزا نصیر احمد صاحب (چٹھی مسیح) مربی سلسلہ حال مقیم مانچسٹر کی اہلیہ محترمہ کو گلے کے کینسر کے آپریشن کے بعد تھراپی کا ایک نازک مرحلہ درپیش ہے۔ صحت کاملہ و عاجلہ کیلئے احباب سے دردمندانہ درخواست دعاہے۔

○ محترمہ بشیراں رفیق صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری محمد رفیق اٹھوال صاحب دارالعلوم شرقی حلقہ برکت ربوہ عرصہ دوسال سے بیمار ہیں۔ ان دنوں طبیعت زیادہ خراب ہے۔ احباب سے موصوفہ کی کامل شفایابی کیلئے درخواست دعاہے۔

سانحہ ارتحال

محترم چوہدری ظفراللہ خان صاحب پنیار (ریٹائرڈ سیکرٹری یونین کونسل) و نائب صدر چک 9 پنیار بھلوال مورخہ 99-9-14 کو دماغ کی شریان پھٹ جانے سے بعمر 67 سال انتقال کر گئے۔ اسی روز مکرم نسیم احمد بٹ صاحب مربی سلسلہ بھلوال نے چک 9 پنیار میں بعد نماز عصر نماز جنازہ پڑھائی۔ 5-30 بجے شام تدفین عمل میں آئی اور مربی سلسلہ نے ہی دعاکروائی۔

آپ خداتعالیٰ کے فضل سے پیدائشی احمدی تھے اور حضرت مسیح موعود کے بزرگ رفیق حضرت چوہدری حاکم علی صاحب (یکے از رفیق 313) کے خاندان میں سے تھے۔ مرحوم دعوت الی اللہ کے جذبہ سے سرشار تھے اور نگران حلقہ ہونے کے ساتھ ساتھ ضلعی عاملہ انصاراللہ کے نائب ناظم عمومی بھی تھے۔ تقریباً دو ماہ قبل دعوت الی اللہ کے سلسلہ میں مکرم افتخار احمد نعیم صاحب معلم وقف جدید کے ہمراہ (دورے پر) دعوت الی اللہ کی خاطر گئے اور خدا کے فضل سے پھل حاصل کرکے واپس آرہے تھے کہ راستہ میں موٹر سائیکل کے حادثہ میں ٹانگ ٹوٹ گئی۔ اور سرگودھا میں کامیاب آپریشن کے بعد گھر تشریف لائے مگر شوگر اور بلڈ پریشر کی تکلیف بڑھتی چلی گئی۔ مرحوم مورخہ 99-9-13 کو بغرض چیک اپ اپنی اہلیہ کے ہمراہ ربوہ آرہے تھے کہ سرگودھا کے قریب گاڑی میں ہی دماغ کی نس پھٹ گئی۔ اور یہی تکلیف ان کے لئے خالق حقیقی سے جاملنے کا باعث بن گئی۔

آپ نے اپنے پسماندگان میں ایک بیوہ کے علاوہ دو بیٹے حال مقیم جرمنی اور ایک بیٹی حال مقیم سرگودھا شہر چھوڑی ہیں۔ آپ مکرم چوہدری محمد حسین واہلہ صاحب قاضی دارالقضاء کے بہنوئی اور مکرم محمد زبیر صاحب کارکن الفضل کے پھوپھا تھے۔ احباب جماعت سے مرحوم کے درجات کی بلندی کے لئے دعا کی درخواست ہے۔

عالمی خبریں

عالمی ذرائع ابلاغ سے

امن فوج مشرقی تیمور پہنچ گئی

اقوام متحدہ کے زیر اہتمام بین الاقوامی امن فوج مشرقی تیمور میں داخل ہوگئی ہے۔ امن فوج نے ہوائی اڈے اور بندرگاہ پر کنٹرول حاصل کر لیا ہے بین الاقوامی فوج لانے والے جہازوں کی گڑگڑاہٹ سے مشرقی تیمور کے دارالحکومت ڈلی کے درودیوار لرزاٹھے۔ 2500 فوجیوں پر مشتمل پہلا دستہ ڈلی پہنچا تو انڈونیشیا کی فوج نے ان کا استقبال کیا۔ انڈونیشیا کے ترجمان نے کہا ہے کہ متاثرہ علاقے میں تعینات انڈونیشا کے 80 فیصد فوجی اور پولیس اہلکار مشرقی تیمور چھوڑ چکے ہیں۔ مارشل لاء جلد اٹھالیا جائے گا۔ امن فوج کی کل تعداد 7500 ہوگی۔ باقی فوجی بھی جلد پہنچ رہی ہے۔ اس فوج میں غالب اکثریت آسٹریلیا کے فوجیوں کی ہے۔ آسٹریلیا کی سرحد مشرقی تیمور سے صرف نصف گھنٹے کی فلائٹ پر واقع ہے۔ جبکہ انڈونیشیا کا دارالحکومت جکارتہ یہاں سے کئی گھنٹوں کی فلائٹ پر واقع ہے۔ اس امن فوج میں امریکہ، فلپائن وغیرہ ممالک کے فوجیوں کی تھوڑی تھوڑی تعداد بھی شامل ہوگی۔

بھارتی پنجاب میں تباہی پھیلانے کا منصوبہ ناکام

بھارتی پنجاب کی پولیس نے ببر خالصہ انٹرنیشنل کے دوارکان کو گرفتار کرلیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزموں نے اعتراف کیا ہے کہ وہ پنجاب میں بڑے پیمانے پر تباہی پھیلانے کا منصوبہ بنا رہے تھے۔ ریاستی پولیس کے سربراہ نے ان کا تعلق اسامہ بن لادن سے بتایا ہے۔ اور کہا ہے کہ اسامہ ان کو تباہی پھیلانے کیلئے رقوم فراہم کررہا ہے۔ ملزمان کے قبضے سے بھاری مقدار میں دھماکہ خیز مواد بھی برآمد ہوا ہے۔ دونوں ملزمان کا تعلق ترن تارن اور بٹالہ سے ہے۔

یلسن سے استعفیٰ کا مطالبہ

روسی عوام نے ہزاروں کی تعداد میں روزانہ صدر یلسن کو فون کرنے شروع کردیئے ہیں جس میں ان سے مطالبہ کیا جارہا ہے کہ وہ صدارت کے عہدہ سے استعفیٰ دے دیں عوام نے کہا ہے کہ کرپشن میں ملوث ہونے اور یکے بعد دیگرے بم دھماکوں کے پیش نظر اب حکومت کرنا آپ کے بس کی بات نہیں رہی۔ دی ٹائمز نے رپورٹ دی ہے کہ ملک میں دہشت گردی کے باعث حالات اس قدر خراب ہیں کہ لوگوں نے بڑے گھروں کی بجائے گاڑیوں پارکوں اور سڑکوں کے اطراف میں سونا شروع کردیا ہے۔

رئیسہ گورباچوف انتقال کرگئیں

سوویت یونین کے آخری صدر میخائل گورباچوف کی اہلیہ رئیسہ جرمنی کے ایک ہسپتال میں انتقال کرگئیں ان کی عمر 70 سال تھی۔

کے ایل اے اور نیٹو مذاکرات ناکام

کوسووو میں قیام امن کیلئے کسووو لبریشن آرمی اور نیٹو کے درمیان مذاکرات ناکام ہوگئے۔ کسووو کے رہنما ہاشم تھاکی ایک گھنٹہ کے بعد ہی مذاکرات کی میٹنگ چھوڑ کر چلے گئے۔ نیٹو نے کے ایل اے کو ہتھیار واپس کرنے کیلئے مزید مہلت دے دی ہے۔

یاہو کی بیگم کا اعتراف جرم

اسرائیل کے سابق وزیراعظم نیتن یاہو کی اہلیہ سارا نے اعتراف جرم کرتے ہوئے کہا ہے کہ گھر کی تزائین و آرائش کیلئے میں نے ٹھیکیدار کو حکم دیا تھا۔ نیتن یاہو کو اس معاملے کا علم نہیں تھا۔ سارا نے کہاکہ مجھے علم نہ تھاکہ یہ اتنا بڑا جرم بن جائے گا۔ ٹھیکیدار نے بھی اقرار کرلیا ہے کہ اس نے سابق وزیراعظم کی وزارت عظمیٰ کے دور میں بھاری رقم خزانے سے حاصل کرکے خرچ کی تھی۔

مشتعل ہجوم کا سابق وزیر کے گھر حملہ

بھارتی ریاست بہار کے دارالحکومت پٹنہ کے علاقے بختیار پور میں سابق وزیر ریلوے ستیش کمار کے گھر پر ایک مشتعل ہجوم نے حملہ کردیا۔ حملہ آور راشٹریہ جنتادل کے امیدوار وجے کرشن کے قریبی ساتھی دوم سنگھ کی ہلاکت پر احتجاج کررہے تھے۔ ہجوم نے ستیش کمار کے گھر کو آگ لگانے کی بھی کوشش کی۔ خوش قسمتی سے سابق وزیر گھر پر موجود نہ تھے۔ پولیس نے گولی چلادی جس سے دوافراد ہلاک اور کئی لوگ زخمی ہوگئے۔

انور ابراہیم کی حالت تشویشناک ہوگئی

ملائیشیا کے زیر حراست سابق نائب وزیراعظم انور ابراہیم کی حالت تشویشناک ہوگئی ہے۔ ڈاکٹروں کے مطابق ان کا بلڈ پریشر زیادہ ہے اور ان کے پھیپھڑے بھی ٹھیک کام نہیں کررہے۔ شبہ ظاہر کیاگیا ہے کہ انور ابراہیم کو حراست میں زہر دیاگیا ہے۔

ماسکو میں ایک اور دھماکہ

ماسکو کی عمارتوں میں دھماکوں کا جو سلسلہ چند دن قبل شروع ہوا تھا وہ جاری ہے۔ تازہ دھماکے میں دوافراد ہلاک اور کئی زخمی ہوگئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ دھماکہ گیس کا سلنڈر پھٹنے سے ہوا ہے۔

دنیا کی آبادی

دنیا کی آبادی میں سالانہ 7 کروڑ 80 لاکھ کا اضافہ ہو رہا ہے۔ 12- اکتوبر تک آبادی 6- ارب ہو جائے گی۔ امریکہ میں اضافہ زیادہ ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ملکی خبریں

قومی ذرائع ابلاغ سے

ربوہ : 21 ستمبر۔ گزشتہ چوبیس گھنٹوں میں کم سے کم درجہ حرارت 28 درجے سنٹی گریڈ زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 37 درجے سنٹی گریڈ
22۔ ستمبر۔ غروب آفتاب۔ 6-07
23۔ ستمبر۔ طلوع فجر۔ 4-32
23۔ ستمبر۔ طلوع آفتاب 5-55

بجلی بہت مہنگی ہے

واپڈا کے چیئرمین لیفٹیننٹ جنرل راؤ ذوالفقار علی نے کہا ہے کہ بجلی بہت مہنگی ہے۔ قومی مفادات پر سودے بازی نہیں کر سکتا۔ پاور کمپنیوں خصوصاً حب کو والوں سے کہا ہے کہ وہ حب الوطنی کے جذبہ سے سرشار ہو کر سوچیں اور کوشش کریں کہ واپڈا چلتا رہے۔ کیونکہ گاہک رہے گا تو سیل بھی ہو گی۔ گاہک مر گیا تو پراجیکٹ ہی مر جائے گا۔ اگر آج میں حب کو یا کسی اور پاور کمپنی سے بجلی لینی بند کر دوں تو وہ کیا کریں گے۔ اب تک چھ نجی پاور کمپنیوں سے معاملات طے کر لئے گئے ہیں۔ ان معاہدوں سے 14 کروڑ 50 لاکھ ڈالر کی بچت ہو گی۔

پاک چین دوستی

صدر رفیق تارڑ نے کہا ہے کہ پاک چین دوستی باہمی تعاون اور اعتماد کی عظیم مثال ہے۔ انصاف کی بالادستی کے لئے عدلیہ کا کردار مرکزی اہمیت رکھتا ہے۔

نواز شریف اعتماد کا ووٹ لے سکتے ہیں

وفاقی وزیر پارلیمانی امور میاں محمد یاسین خان وٹو نے کہا ہے کہ ضرورت پڑنے پر نواز شریف اعتماد کا ووٹ لے سکتے ہیں۔ حکومت جانے کا سوال ہی پیدا نہیں ہوتا۔ مسلم لیگ میں کوئی گروپ بندی نہیں۔ لوگ ہم سے ناراض ہیں۔ لیکن وہ اپوزیشن کے ساتھ بھی نہیں ہیں ہم جب چاہیں گرینڈ الائنس والوں سے زیادہ طاقت کا مظاہرہ کر سکتے ہیں۔ اپوزیشن نے اب تک جتنی کالیں دی ہیں وہ فلاپ رہیں۔

منشیات کیس میں زرداری پر فرد جرم

لاہور کے سیشن جج نے سینیٹر آصف علی زرداری اور ان کے ساتھیوں شورنگ خان اور عارف بلوچ پر فرد جرم عائد کر دی ہے اور تمام گواہ 22 ستمبر کو بلا لئے ہیں۔ زرداری کے وکیل نے کہا ہے کہ عدالت پر اعتماد نہیں۔ انہوں نے فرد جرم عائد کرنے پر احتجاج کیا۔ آصف علی زرداری نے دستخط کرنے سے انکار کر دیا۔ آصف زرداری کی تین درخواستیں مسترد کر دی گئیں۔ شورنگ اور عارف بلوچ نے عدالت کو بتایا کہ انہیں وزیر اعظم سیکرٹریٹ میں سیف الرحمان نے کہا کہ زرداری کے خلاف بیان دو۔ پھر پولیس کیس تشدد سے بیان لیا۔ جج صاحبان انتقام میں حصہ نہ ڈالیں۔

امدادی ملکوں کے طعنوں سے بچنے کے لئے ٹیکس دیں

وزیر خزانہ اسحاق ڈار نے کہا ہے کہ ہمیں امداد دینے والے ملک طعنے دیتے ہیں۔ ان کے طعنوں سے بچنے کے لئے ٹیکس دینا پڑے گا۔ پاکستان کا دفاع بھی ادھار پر چل رہا ہے۔ ریونیو مقررہ مدت کے اندر جمع نہ کرایا گیا تو ہمارے لئے مشکلات پیدا ہو جائیں گی۔ ٹیکسوں کے اہداف پورے نہ ہوئے تو بین الاقوامی اداروں سے کئے گئے وعدے ڈسٹرب ہوں گے۔ اور صوبوں کو ادائیگیوں میں تاخیر ہو گی۔

گجرات کے سرحدی دیہات پر بھارتی گولہ باری

گجرات کے سرحدی دیہات پر بھارتی گولہ باری سے ایک نوجوان طالبہ شہید اور 8۔ افراد زخمی ہو گئے۔ بھارتی فوجیوں نے پیر کی صبح اچانک گولے برسانے شروع کر دیئے۔ کوٹلی بھگوان کے ایک شخص کے گھر چھ گولے گرے جس سے اس کی بیٹی شہید اور کنبے کے 5۔ افراد شدید زخمی ہو گئے۔ گولہ باری سے متعدد مویشی ہلاک ہو گئے مکانات میں دراڑیں پڑ گئیں۔ ستیانہ اور نجان میں بھی گولے گرنے سے دو افراد زخمی ہو گئے۔

فوج زیر بحث نہیں آئی

کشمیر کمیٹی کی پریس ریلیز میں کہا گیا ہے کہ اس کے اجلاس میں فوج کو کبھی زیر بحث نہیں لایا گیا۔

پہلے اپوزیشن کبڈی کھیل لے

وزیر اعظم نواز شریف نے کہا ہے کہ اپوزیشن پہلے آپس میں کبڈی کھیل لے پھر ہم ان کو دیکھ لیں گے۔ وزیر اعظم نے صحافیوں کو ٹالتے ہوئے کہا۔ ان کو چھوڑو ہمارے کام دیکھو۔

مسلم لیگ اور نورانی گروپ میں خاموش اتحاد

مسلم لیگ (ن) اور جمعیت علمائے پاکستان نورانی گروپ کے درمیانی خاموشی سے اتحاد طے پا گیا ہے۔ باقاعدہ اعلان مولانا نورانی کی آئندہ ماہ وطن واپسی پر کیا جائے گا۔ جے یو پی کو سندھ اور پنجاب میں عہدے دیئے جائیں گے۔

شیرپاؤ کے خلاف اقدامات

پیپلز پارٹی سے نکالے گئے آفتاب احمد خان شیرپاؤ کو سرحد اسمبلی کے اپوزیشن لیڈر کے عہدے سے ہٹائے جانے کے بعد اب پارلیمانی پارٹی کے قائد کے عہدے سے بھی ہٹا دیا گیا ہے۔ بے نظیر نے شیرپاؤ کے سیاسی راستے روکنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ فیصل صالح حیات اور نذیر سلطان نے شیرپاؤ سے معذرت کر لی۔ اے این پی نے بھی ساتھ دینے سے انکار کر دیا۔ ادھر مردان میں بے نظیر بھٹو کے خلاف اور شیرپاؤ کے حق میں پیپلز پارٹی کے کارکنوں نے مظاہرہ کیا اور شیرپاؤ کو پارٹی سے نکالنے پر احتجاجی نعرے لگائے۔

کرکٹر عطاء الرحمان عدالت میں

کرکٹر عطاء الرحمان نے عدالت کے آگے ہاتھ جوڑ کر کہا میرے خلاف سازش ہو رہی ہے۔ وہ اپنے وکیل کے ساتھ جسٹس قیوم کے چیمبر میں پیش ہوئے۔ بند کمرے میں کارروائی کے دوران راشد لطیف باہر کھڑے رہے پیشی اگلے روز تک ملتوی کر دی گئی۔

جے یو آئی کی الائنس میں شرکت پر آمادگی

جمعیت العلمائے اسلام نے گرینڈ الائنس میں شرکت پر مشروط آمادگی ظاہر کی ہے ان کا کہنا ہے کہ الائنس امریکہ مخالف ایجنڈے پر ہمارے تحفظات کو پیش نظر رکھے۔

وزیر اعظم کو موٹروے پر آنے سے روکیں

لاہور ہائی کورٹ میں ایک رٹ درخواست میں کہا گیا ہے کہ وزیر اعظم کو موٹروے کے ذریعے لاہور آنے سے روکا جائے کیونکہ ہزاروں پولیس اہلکار اپنے اصل فرائض انجام دینے کی بجائے سڑک پر کھڑے رہتے ہیں۔

بے روزگار نے بیوی بچے قتل کر دیئے

گوجرانوالا میں ایک بے روزگار اور مقروض شخص نے تین کم سن بچے اور بیوی کو قتل کر دیا اس کا کہنا ہے کہ بیوی بچوں کو کھلانے کے لئے کوئی رقم نہیں۔

زرمبادلہ کے ذخائر

زرمبادلہ کے ذخائر 1.4۔ ارب ڈالر رہ گئے ہیں۔ گزشتہ دو ماہ میں 36 کروڑ 90 لاکھ ڈالر خسارہ ہوا۔ خسارہ مزید بڑھنے کے آثار ہیں۔ سرکاری زرمبادلہ کے ذخائر میں تجارتی بینکوں کے 20 کروڑ ڈالر کے پرائیویٹ ڈپازٹس بھی شامل ہیں۔

کراچی میں کشیدگی تصادم کا خطرہ

جماعت اسلامی کے ایک کارکن کی ہلاکت کے بعد کراچی میں کشیدگی پیدا ہو گئی ہے۔ اورنگی ٹاؤن میں جماعت اسلامی سپاہ صحابہ اور جے یو آئی کے سینکڑوں مظاہرین نے شراب خانے پر حملہ کیا تو ان پر فائرنگ کی گئی جس سے ایک شخص ہلاک ہو گیا۔ اور متعدد زخمی ہوئے۔ پولیس کا کہنا ہے کہ اس نے صرف ہوائی فائرنگ کی۔

خوشخبری

حضرت حکیم نظام جان کا مشہور دواخانہ

مطب حمید

نے اب سرگودھا میں بھی کام شروع کر دیا ہے
حکیم صاحب گوجرانوالہ سے ہر ماہ کی 17-16-15 تاریخ کو مطب میں موجود ہوں گے۔

مینیجر مطب حمید

49 نیل فیصل آباد روڈ سرگودھا۔ ☎ 214338
مدنی ٹاؤن نزد سیکنڈری ایجوکیشن بورڈ سرگودھا

ہر قسم کے جدید اور روایتی زیورات کا مرکز

میاں انوار احمد گولڈ سمتھ

نزد الائیڈ بنک اکرام مارکیٹ
اقصیٰ روڈ ربوہ۔ فون 213100

سفید موتیا Rs. 1200
لینز کے ساتھ Rs. 3500
رہائش کے لئے ہسپتال میں بندوبست ہے

رشید آئی ہسپتال

ویلکم روڈ رینالہ خورد
فون کلینک 04443-621371
فون رہائش 0442-512436

گھر برائے فوری فروخت

رقبہ 10 مرلے' محلہ دارالیمن شرقی' پختہ سڑک' بجلی' پانی' 6 کمرے' ایک برآمدہ دو غسلخانے فلش سسٹم' بس سٹاپ مین سرگودھا روڈ سے فاصلہ صرف 100 گز۔ نہایت کم قیمت پر

رابطہ۔ منیر ملک
051-282564, 04524-212426

رجسٹرڈ سی پی ایل نمبر 61